روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۹۳ بدھ ۱۵- رجب ۱۴۱۴ھ‘ ۲۹- فتح ۱۳۷۲ش‘ ۲۹- دسمبر ۱۹۹۳ء

خدا تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کا گر

خدا تعالیٰ کی محبت کو اسی طرح حاصل کیا جا سکتا ہے جیسے دنیا میں دوسرے لوگوں کی محبت کو لوگ حاصل کر لیا کرتے ہیں۔ انہیں دوست بنا لیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو پیدا کرنے کے لئے کوئی خاص گر نہیں ہوتے۔ دنیا میں لوگ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں اور یہ محبت اسی لئے پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کے احسانات بار بار اس کے سامنے آتے ہیں۔ ورنہ ماں باپ کی محبت کہیں باہر سے تو نہیں آتی۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ محبت کے بھرے ہوئے گھڑے باہر سے لائے جا رہے ہوں؟ محبت آپ ہی آپ پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی توحید کی حفاظت کرو خواہ جان دیکر حفاظت کرنی پڑے یا مال دیکر

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت جماعت کو بھی ایک وحدت میں تبدیل فرما دیتی ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء میرے تصور سے بھی زیادہ غیر معمولی جلسہ تھا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۶- ظہور ۱۳۷۲ ہش (۶- اگست ۱۹۹۳ء) بمقام بیت الفضل لندن کا مکمل متن جو حسب معمول چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے سے دنیا بھر میں براہ راست LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا‘

"جو توحید سے متعلق خطبات کا سلسلہ شروع تھا آج غالباً یہ اس کی تیسری اور آخری کڑی ہوگی۔ اس کے بعد پھر (اللہ نے چاہا تو) اس سے تعلق والا اگلا مضمون شروع ہو گا مگر اس سے پہلے میں ایک دو جماعتوں سے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں جن کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ آج ہمارا جلسہ یا کوئی پروگرام شروع ہو رہا ہے ہمیں بھی اس خطاب میں شامل کر لیں اور اس ذریعہ سے ہمارے افتتاح میں شامل ہو جائیں۔

مختلف ممالک کے دینی پروگرام جماعت احمدیہ ملائیشیا کا جلسہ سالانہ ۶.۷.۸. اگست ۱۹۹۳ء کو منعقد ہو رہا ہے امیر صاحب کی خواہش ہے کہ ان کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

جماعت احمدیہ روڈ ریگس Rodrigues (یہ ماریشیس کی محنتوں کا پھل ہے جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں عطا کیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا جزیرہ ہے جس کی آزاد ریاست ہے۔ اس میں ماریشیس کی جماعت کی کوششوں سے خدا کے فضل سے چند سال پہلے جماعت احمدیہ کا پودا لگا اور اب خدا کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکا ہے۔ حال میں جو عالمی بیعتوں کا پروگرام تھا اس میں بھی روڈ ریگس کی طرف سے خدا کے فضل سے بھرپور شمولیت ہوئی) ان کا پہلا جلسہ سالانہ ۸/ اگست کو ہو رہا ہے۔ لیکن ان کی خواہش یہ ہے کہ ۶ اگست کے جمعہ میں ان کا ذکر کر دیا جائے اور وہی ان کا افتتاح سمجھا جائے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی دوسری مرکزی تعلیم (کلام الٰہی) کلاس ۶- اگست تا ۱۵- اگست مقرر ہوئی ہے۔ اور ان کی بھی یہی خواہش ہے کہ آج کے خطبے کے ساتھ ان کی کلاس کا آغاز ہو۔ دنیا میں ہونے والے یہ مختلف جلسے اور اجتماعات اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت احمدیہ کی عالمی دلچسپیوں کا ایک ایسا مرکزی نقطہ بنتے چلے جا رہے ہیں جو (امام جماعت) کی ذات میں منعکس ہو کر مرکز بن جاتا ہے اور پھر اس کا انتشار ہوتا ہے۔ اس لئے اگرچہ یہ پھیلے ہوئے اجتماعات ہیں لیکن ان کو میں نے مرکزی نقطہ قرار دیا کیونکہ اس سے پہلے یہ ممکن نہیں تھا کہ میں دنیا میں ہونے والے اجتماعات میں ہر جگہ براہ راست شمولیت کر سکوں اور وہ براہ راست ساری دنیا کی عالمگیر جماعت کے دل میں اتر رہے ہوں لیکن اب خدا کے فضل سے یہ ممکن ہو گیا ہے اور دن بدن یہ سلسلے پھیلتے چلے جائیں گے۔ اور یہ بھی توحید ہی کا ایک کرشمہ ہے در حقیقت یہ توحید کا وہی مضمون ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔

خدا تعالیٰ کی وحدانیت سے جماعتی وحدت کا قیام وہ جماعت جو خالصتہً اللہ ہو جو خدائے واحد و یگانہ پر کامل ایمان رکھتی ہو۔ ہر دوسری چیز اس کی نظر میں خدا کی وحدت کے مقابلہ میں ہیچ ہو اور بے حقیقت ہو اس پر خدا کا فضل اس طرح نازل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اس جماعت کو بھی ایک وحدت میں تبدیل فرما دیتی ہے اور اللہ ہی کا وجود ہے جو ایک عالمگیر وحدت کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔ ورنہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اس طرح اپنے قریب پائیں حالانکہ ہمارے درمیان ظاہری فاصلے بھی بیشمار ہیں اور بعض دوسرے فاصلے بھی بیشمار ہیں ظاہری فاصلوں سے یہ مراد ہے کہ آج انگلستان میں جو خطبہ دیا جا رہا ہے روڈ رگ آئی لینڈ جو انتہائی جنوبی علاقہ میں واقع ہے اس کا اور ملائشیا کا آپس میں کتنا فاصلہ ہے اور ہمارے ساتھ پھر کتنا فاصلہ ہے۔ اسی طرح کینیڈا شمال اور مغرب کی انتہا میں واقع ہے۔ تو یہ سارے ممالک اور ان کی دلچسپیاں جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

جماعت کے گرد گھوم رہی ہیں وہ ایک مرکز کی شکل میں (امام جماعت) کی ذات میں اکٹھی ہوتی ہیں اور پھر ساری دنیا کے دلوں میں دھڑکتی ہیں۔ اسی لئے میں نے دل کا لفظ استعمال کیا تھا کہ یہ ساری تقریبات جماعت کے دلوں میں داخل ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا بیشمار احسان ہے اتنے فضل ہیں کہ اگر ان کا تصور کریں تو انسان خدا تعالیٰ کے شکر سے اپنے آپ کو کلیتہً عاجز محسوس کرتا ہے۔ لیکن شکر جتنا بڑھے گا اتنے ہی فضل زیادہ نازل ہوں گے۔

جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی اسی ضمن میں اس سال کے جلسہ سالانہ سے متعلق بھی چند باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ جلسہ خدا کے فضل سے غیر معمولی تھا۔ یہ تو سب کو خیال تھا کہ غیر معمولی ہو گا لیکن اتنا غیر معمولی' یہ تو میرے تصور میں بھی نہیں تھا۔ عالمی بیعت کے سلسلہ میں سب دنیا سے فون آرہے ہیں اور فیکسز مل رہی ہیں ایک بچی نے جو میری بیٹی عزیزہ مونا کی شادی میں شامل ہونے کے لئے یہاں آئی تھی فون کر کے کہا کہ میں ساری رات روتی رہی آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ اتنا اہم جلسہ ہے' میں نے کہا میں نے تو شادی سے پہلے اعلان کیا تھا' تنبیہہ کی تھی کہ عزیزہ مونا کی شادی میں شمولیت ہرگز ضروری نہیں جلسے میں شمولیت ضروری ہے اگر آپ نے شامل ہونا ہے تو اس شرط پر شامل ہوں کہ جلسے کو قربان کر کے شامل نہیں ہونا اس کے باوجود اگر غلطی کر گئے ہیں تو میں اور کس طرح سمجھاؤں۔ میں نے اس بچی سے کہا میں اشٹام پیپر پر لکھ لکھ کے تو نہیں دے سکتا کہ فلاں چیز اتنی اہم ہے۔ اب مجبوری ہے۔ بہرحال خدا تعالیٰ نے فضل کیا کہ ایک عالمی نظارے کی صورت میں جماعت نے ہر جگہ دیکھ لیا۔ لیکن جو کیفیت شامل ہونے والوں کی تھی اس کا بیان ممکن نہیں۔ یوں لگتا تھا کہ اللہ اترا ہوا ہے اور فرشتوں کی فوجیں نازل ہو رہی ہیں۔ ایک ایسی روحانی کیفیت تھی کہ اس کا تصور بھی باہر والا انسان نہیں کر سکتا حالانکہ ٹیلی ویژن پر سب دکھایا گیا اور احمدی بہت محظوظ ہوئے ہیں لیکن بیچ میں ہونا اور بات ہے اور باہر سے دیکھنا اور بات ہے۔ یہ جلسہ تمام وحدت کا ایک عظیم نشان تھا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے مشرق و مغرب شمال و جنوب سے آنے والے ایک دوسرے کو قومیت کے اختلاف کی نظر سے نہیں دیکھتے تھے۔ مختلف ممالک کے باشندوں کے طور پر نہیں دیکھتے تھے بلکہ براہ راست روحوں کا روحوں سے ملاپ ہو رہا تھا۔ بیچ میں سے جسم غائب ہو رہے تھے۔ امر واقعہ یہی ہے کہ اس چیز کو غیروں نے محسوس کیا۔ ان غیروں نے جو پھر جلد اپنے بن گئے انہوں نے بشدت محسوس کیا۔ افریقہ کے ایک بہت معزز دوست جو پہلے عیسائی تھے اور کٹر عیسائی تھے یعنی کیتھولک عیسائی اور بڑے جوش کے ساتھ عیسائیت کے ساتھ تعلق رکھتے تھے انہوں نے کہا کہ ایک چیز میری سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ کیا ہو رہا ہے آپ جو بات کہتے تھے یوں لگتا تھا وہ دل سے نکلی ہے اور سیدھی دل میں اتر گئی ہے اور جو عالمی منظر تھا اس میں کوئی جغرافیائی قید نہیں تھی۔ ہر شخص ایک دوسرے کی روح کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ کہتے ہیں یہ دو باتیں ایسی ہیں جو دنیا میں کہیں اور دکھائی نہیں دے سکتیں۔ اور واقعتہً ان کا یہ تجزیہ بالکل درست تھا میں نے ان سے کہا آپ نے بالکل سچی بات کہی' بڑے ذہین ہیں بعینہٖ یہی دو کیفیات تھیں جن کو میں نے نمایاں طور پر محسوس کیا اور جہاں تک دوسروں سے تعلق کا سوال ہے ان کو میں نے سمجھایا کہ جماعت احمدیہ کا مزاج یہ ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پھل اور احسان ہے اور اس کا کرشمہ ہے اور اس کا فضل ہے۔ کوئی قوم جو سچے معنوں میں موحد ہو جائے ناممکن ہے کہ جغرافیائی اور قومی تقسیمیں ان کو اور اس قوم کی وحدت میں پروئے جانے والوں کو ایک دوسرے الگ کر سکیں بلکہ جب میں مثلاً افریقہ یا دوسرے ممالک میں دورہ پر جایا کرتا تھا تو واقعتہً کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی احساس نہیں ہوا کہ یہ نائیجیرین ہے اور میں پاکستانی ہوں یہ سیرالیونی ہے اور میں پاکستانی ہوں یہ کینیڈین ہے اور میں پاکستانی ہوں یہ فیجیئن ہے اور میں پاکستانی ہوں۔ کبھی اپنی پاکستانیت کا واہمہ بھی دل میں نہ آیا۔ نہ ان کے مختلف قوموں سے منسوب ہونے کے تصور نے کبھی دل میں جھانک کے دیکھا۔ بالکل یوں محسوس ہوتا تھا کہ ایک خدا کی پیدا کردہ روحیں ہیں جو ملاپ کر رہی ہیں۔ نہ بیچ میں جسم حائل نہ رنگ حائل نہ قومیت حائل تو ان کو میں نے سمجھایا کہ یہ احمدیت کی سچائی کا نشان ہے اور اس بات کا نشان ہے کہ احمدی موحّد ہیں۔ کیونکہ اگر خدائے واحد پر سچا یقین ہے تو اس کے سوا اور کوئی نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا اور سوائے ایسی جماعت کے جو توحید پرست ہو اور خالصتہً "توحید پرست ہو کوئی دنیا کو امت واحدہ میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس خدا تعالیٰ نے جو احسانات ہم پر فرمائے۔۔ لفظ "فرمائے" جو ماضی کا ذکر ہے یہ غالباً مناسب نہیں' جو فرماتا رہا ہے فرماتا چلا جا رہا ہے اور دن بدن ان کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں یہ سب توحید ہی کا کرشمہ ہے اگر ہمارے دل موحّد رہیں (۔) تو یہ طبعی فضل ہیں جو خود بخود نازل ہوتے رہیں گے۔ توحید کے مضمون سے متعلق ایک بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ وہ موحّد فرقے جن کے دلوں میں توحید سے سختی پیدا ہوتی ہے' جن میں رعونت پیدا ہو جاتی ہے جو دوسروں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں وہ لازماً" موحّد نہیں ہیں۔ کیونکہ توحید کی وہ علامتیں جو نور مصطفوی کی صورت میں جھلکیں اور چمکیں اور کل عالم کو منور کیا وہ یہ صفات نہیں۔ توحید کی وہ صفات جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دل پر جلوہ گر ہو کر آپؐ کی فطرت کا جزو بن گئی تھیں کوئی فرق باقی ہی نہیں رہا تھا' وہ توحید کا منظر تھا اگر کسی نے دیکھنا ہو تو اس کو دیکھے اگر آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت ہو تو اس نظارے سے لطف اندوز ہوں۔ کامل انکسار بن گئے تھے توحید کے بعد۔ تمام دنیا کے لئے مجسم رحمت بن گئے تھے چھوٹے بڑے کی سب تفریق مٹ گئی تھی قومیت کی ہر تفریق اس طرح زائل ہو گئی تھی جیسے نور کے آنے سے اندھیرے زائل ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ حقیقی توحید کا منظر ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات بابرکات میں چمکا ہے یہ وہی نور ہے جس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے کہ نورٌ علیٰ نور۔ وہ نور توحید کا نور تھا جو پہلے ہی آپؐ کے دل میں جلوہ گر تھا اسی نور نے آسمان کے نور کو کھینچا ہے اور ان دونوں نوروں کے ملنے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ پس یہ وہ توحید ہے جس کی میں جماعت کو تعلیم دیتا ہوں۔ ایسی توحید جس کے نتیجے میں بنی نوع انسان سے محبت بڑھتی چلی جائے' ایسی توحید جس کے نتیجے میں تمام فاصلے قطع ہو جائیں اور باوجود فاصلوں کے ہم ایک دوسرے سے ملے ہوئے محسوس ہوں کوئی جغرافیائی حدود ہماری راہ میں حائل نہ رہیں' کوئی رنگ و نسل کی تمیز ہماری راہ میں حائل نہ رہے' ہم بحیثیت انسان ایک دوسرے سے محبت کریں بحیثیت انسان ایک دوسرے کو دیکھیں اور بحیثیت انسان ایک دوسرے کے دلوں کے ساتھ ہماری دھڑکنیں ہم آہنگ ہو جائیں یہ موحد کی نشانی ہے۔ اللہ نے اپنے فضل سے ہمیں موحد بنایا ہے اس توحید کی حفاظت کرو خواہ جان دے کر حفاظت کرنی پڑے۔ مال قربان کر کے حفاظت کرنی پڑے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ (۔) سب سے پیارا پھل ہے (۔) اس کے سوا دنیا میں کوئی قوم توحید کا حقیقی نظارہ پیش نہیں کر سکتی۔ دیکھیں عیسائیت بھی تو دنیا میں پھیل رہی ہے بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے مگر کہاں قوموں کو عیسائیت نے ایک جان بنایا ہے۔ اور دوسرے مذاہب اور فرقے ہیں وہ بھی اپنے اپنے زور مار رہے ہیں۔ کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا پر غلبہ ہو لیکن امت واحدہ بنانے کا منظر جماعت احمدیہ کے سوا کل عالم میں آپ کو کہیں دکھائی نہ دے گا۔ اس کا تعلق دلوں کی سچائی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔اس کا تعلق روحوں کے تقویٰ سے ہے وہ روحیں جو خدا تعالیٰ سے محبت کرتیں اور خدا کا خوف رکھتیں ہیں وہی تقویٰ ہے جو نور بنتا ہے' وہی تقویٰ ہے جو کل عالم کو روشن کرے گا (اللہ نے چاہا تو) اور اسی کی حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے جب فرمایا کہ ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کزرع ہو گی۔اور مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دور ہیں وہ حاصل نہیں ہو سکتے جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلے کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا جماعت کے اعلیٰ مقاصد سے متعلق یہ پہلا تصور ہے۔کہ یہ ہو تو پھر یوں ہو جائے آگے پھر تین باتیں اور بیان ہوئی ہیں جن کے متعلق (اللہ نے چاہا تو) میں بعد میں بیان کروں گا۔

افریقہ کے غیر معمولی خدمت کرنے والے مجاہدین

اس ضمن میں مضمون کو آگے بڑھانے سے پہلے یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ افریقہ کے مجاہدین جنہوں نے غیر معمولی اخلاص اور جان کاہی کے ساتھ خدمت کی ہے وہ خصوصیت سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ خدمت کرنے والوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک کو حصہ ملا ہے کوئی ملک ایسا نہیں رہا جہاں والہانہ جذبوں کے ساتھ عالمگیر بیعت میں شمولیت کے لئے احمدیوں نے تیاری نہ کی ہو کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے نوکریوں سے چھٹیاں لے لیں کچھ ایسے تھے جنہوں نے اپنی تجارتوں کو اپنے بچوں کے سپرد کیا اور کہا یہ تین چار مہینے ہم سے کوئی اور بات نہ کرو' ان کے جو خط مل رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے بعد وہ تھکے نہیں بلکہ جذبے پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ بیدار ہوئے ہیں اور ہیجان کی کیفیت کم ہونے کی بجائے اور زور پکڑ گئی ہے۔چنانچہ انہی میں سے ایک آدمی کا مجھے خط ملا کہ تین مہینے کا کام سمجھ کے میں نے بڑے جوش سے حصہ لیا اب تو یوں لگتا ہے کہ اس کام کو میں کبھی چھوڑ ہی نہیں سکتا اور ہر دوسری چیز کو قربان کر سکتا ہوں مگر جو لطف مجھے اس تین مہینے میں خدمت کا آگیا ہے ساری زندگی میں کبھی ایسا لطف محسوس نہیں ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) باقی سب بھی اسی جذبے سے معمور ہوں گے۔

لیکن افریقہ میں جن خدمت کرنے والوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا پھر بھی اپنا الگ مقام ہے ان کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی۔ایک بہت ہی با اثر اور بارسوخ پیراماؤنٹ چیف نے مجھ سے بیان کیا کہ میری احمدیت کی وجہ تو دراصل آپ کے (مربیان) کی قربانیاں ہیں۔کہتے ہیں ایسے علاقے ہیں جہاں ہم بھی رہنے سے ڈرتے ہیں' خوفناک مچھر خوفناک کیڑے مکوڑے' سانپ بچھو' ہر قسم کے گند ایسے زہریلی قسم کے کیڑے ہیں جو جسم میں داخل ہوتے ہیں تو پھر نکالے نہیں جا سکتے کہ زندگی کا عذاب بن جاتے ہیں' کسی چیز کی پرواہ نہیں کی' دریاؤں سے گزرے جنگلوں میں گئے اور بار بار آکر منتیں کرتے تھے کہ خدا کے لئے مان جاؤ' خدا کے لئے مان جاؤ کہتے ہیں اتنا درد تھا' اتنی بے قراری تھی ان کی اپیلوں میں کہ آخر میری ہمت جواب دے گئی میں نے کہا ٹھیک ہے تم ٹھیک کہتے ہو۔کہتے ہیں جب میں نے یہ فیصلہ کیا تو اچانک دنیا ہی اور دکھائی دی یوں لگتا ہے یہاں سب نور ہی نور ہے اور دوسری طرف کچھ بھی نہیں۔یہ غیر معمولی قربانی کرنے والے ہیں ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔جو حصہ لینے والے ہیں ان کی فہرست تو بہت ہی لمبی ہے لیکن جو یہاں تشریف لا سکے ہیں یہ وہ ہیں جنہوں نے ایک دوسرے سے سبقت کے میدان میں غیر معمولی کارہائے نمایاں ادا کئے یا مثلاً ان ملکوں کے امیر ہیں' ان سب کو جن کو یہاں آنے کی توفیق ملی ہے چونکہ میں مل چکا ہوں ان کے متعلق میں جانتا ہوں۔ان کے ناموں کی فہرست میرے سامنے ہے وہ میں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں تاکہ ان کو بھی اور ان کے پیچھے رہنے والوں کو بھی آپ اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔(اللہ نے چاہا تو) انہوں نے واپس جا کر پھر از سرنو کام شروع کرنے ہیں یہ بھی دعائیں کریں کہ اللہ خیر و عافیت سے واپس لے کے جائے' ان کے عزم اور حوصلے میں کوئی کمی نہ آئے بلکہ نیا جوش پیدا ہو اللہ ان کے عزموں کی حفاظت فرمائے ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اگلا سال اس سے بھی کئی گنا زیادہ شان و شوکت (۔) والا سال بنے اور (دنیا کو اکٹھا کرنے) کے جو نظارے ہم دیکھ رہے ہیں ان کی چمک ہمیشہ چکا چوند بن کر ہمارے سامنے ظاہر ہو لیکن ایسی چکا چوند نہ ہو جو نظروں کو اندھا کر دیتی ہے۔ایسی چکا چوند ہو جو دلوں کو بصیرت سے بھر دیتی ہے اور نیا نور عطا کرتی ہے۔خدا کرے ایسا ہی ہو۔

نائیجیریا کے عبد الرشید اغبولہ (ABDUL RASID AGBOLA) جو امیر ہیں ان کی قیادت میں (۔) ایم ایم حبیبو (M. M, HA, BIBOU) حسین سنمونو (Hussain sunmonu) احمد الحسن (Ahmad.Alhassan) (۔) بشیر اوجوے (Bashir.O joye) (۔) ایم اے نوح (M.Nuhu) (۔) ابراہیم نوک (Ibrahim Nok) یہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔

بنین میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام ہوا ہے وہاں سے ہمارے نائب امیر بسیرو راجی صاحب (Bassirou.Raji) تشریف لائے ہیں۔

ماریشیس سے امین جواہر منیر جواہر اور مذکر جواہر (Mozakir Jowahir) یہ تشریف لائے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان میں سے ہر ایک نے (دعوت الی اللہ) میں بھرپور حصہ لیا ہے یا نہیں لیکن ماریشیس کی نمائندگی کی بہرحال ان کو توفیق مل رہی ہے۔

سیرالیون کے خلیل احمد مبشر جو ساری عالمی (دعوت الی اللہ) کی دوڑ میں اول آئے ہیں اور سالہا سال سے سیرالیون نے یہ جھنڈا سب سے بلند رکھا ہوا ہے یہ اور ان کے ساتھی' خدمت کرنے والے' احمدیت کی خدمت میں جان نثاری دکھانے والے عزیز الرحمٰن صاحب ہیں۔ حنیف احمد' افتخار احمد گوندل' پاپاسی بائی سماکمارا (Pa.pc Bisamakamara) عبد السلام کمارا (Abdul Salam Kamara) پادورے احمدو کمارا (Pa Doure Ahmadu Kamara) شیخ یونس کانو (Sh.Unis Kanu) پاباقی (Pa Bak)۔

پھر گیمبیا جو اپنے تین ملکوں کے گروپ کے ساتھ دوسرے درجے پر آیا ہے۔اس کے داؤد احمد حنیف امیر صاحب' عنائت اللہ زاہد' منور احمد خورشید۔یہ دونوں عنائت اللہ زاہد اور منور احمد خورشید وہ ہیں جنہوں نے سینیگال میں خصوصی طور پر (دعوت الی اللہ کی) مہم چلائی اور غیر معمولی خدا کے فضل سے کامیابیاں نصیب ہوئیں' اسی طرح منصور احمد مبشر ہیں عبد القادر بھٹی صاحب ہیں۔

افریقہ کے معلمین کی شاندار خدمات

وہ معلمین جو مقامی معلمین ہیں اور (دعوت الی اللہ کی) کامیابی میں بہت بڑا سہرا ان کے سر ہے اگر یہ مدد و معاون نہ ہوتے تو شاید کوائف کی شکل بالکل اور ہوتی۔میں نے خود دورے میں دیکھا ہے افریقن معلمین خدا کے فضل سے بہت ہی روشن دماغ ہیں اور ایسی اچھی تقریریں کرتے ہیں کہ آدمی وجد میں آجاتا ہے۔اور ترجمہ کرنے کا ایسا فن رکھتے ہیں کہ دنیا میں شاید کسی قوم کو نصیب نہ ہوا ہو۔ہمارے ہاں بھی ترجمہ کیا جاتا ہے لیکن پاکستان سے شکایت ملی کہ انگریزی سے آپ کی سوال وجواب کا جو اردو میں ترجمہ ہو رہا تھا اس سے بالکل تسلی نہیں ہوتی تھی۔ایک صاحب آئے پھر دوسرے صاحب آئے لیکن بات بنی نہیں۔کیونکہ جو لوگ انگریزی بھی سمجھ رہے تھے اردو بھی سمجھ رہے تھے وہ ساتھ ساتھ موازنہ کر رہے تھے لیکن دوسرے ترجمے جو ہیں وہ اچھے ہو جاتے ہیں لیکن یہ جو افریقین ہیں یہ تو ایسا اچھا ترجمہ کرتے ہیں بعض دفعہ میں بھول جاتا تھا کہ ترجمہ ہونا ہے آدھا آدھا گھنٹہ مسلسل خطاب کرتا تھا بیٹھتا تھا تو ایک افریقن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلم ترجمے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا اور چونکہ جو بات کہی جائے اس کے مضمون سے ایک انسان کا رابطہ رہتا ہے زبان نہ آنے کے باوجود علم ہو جاتا ہے کہ اس وقت کیا کہہ رہا ہے تو میں حیرت سے دیکھتا رہ گیا کہ تمام مضمون من وعن بیان کیا اور جس موقعہ پر جوش اٹھنا چاہئے اسی موقعہ پر لوگ جوش سے کھڑے ہوتے تھے اور نعرے (-) بلند کرتے تھے یہ جو مقامی معلمین ہیں ان سے اور بھی زیادہ استفادہ کرنا چاہئے ان کا خیال رکھنا چاہئے ان کی دلداری کرنی چاہئے ان کی ضرورتیں پوری کرنی چاہئیں۔ تمام افریقہ کے امراء کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ کیڈر کا حساب چھوڑیں جو خدمت دین میں پیش پیش ہیں ان کی ہر قسم کی ذاتی' خاندانی ضروریات پر ویسے نظر ہونی چاہئے۔ دورے کے وقت ایک موقعہ پر میں نے ایک امیر سے بڑا ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ یہ قانون کو لے کے بیٹھ گئے کہ جی اس کو اتنی تنخواہ ملنی چاہئے اس کو اتنی ملنی چاہئے میں نے کہا جماعت کا ایک اور بھی قانون ہے کہ تنخواہوں کے علاوہ وہ جو آپ کے ملازم نہیں بھی ہیں ان کی بھی جائز ضرورتیں ہیں جہاں تک توفیق ہو جماعت کو پوری کرنی چاہئیں پس اپنے کارکنان کا خیال رکھنے کا سب سے زیادہ ذمہ دار وہ شخص ہے جس کے ماتحت کچھ خدمت کرنے والے ہیں۔ اگر عام قانون اجازت نہیں دیتا تو دوسرا قانون تو وہ ایسا ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ مجھے مطلع کیا کریں' بتائیں کہ ہماری فلاں جگہ اتنے خدمت کرنے والے ہیں ان کی غیر معمولی ضرورتیں ہیں' ان کو (اللہ نے چاہا تو) پورا کیا جائے گا تاکہ خوشی کے ساتھ بغیر کسی فکر کے یہ اس میدان میں دندناتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں۔ اور ان کے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کرنے کی طاقتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کویت سے آئے ہوئے علماء سے اس طرح ٹکراتے ہیں کہ شیروں کی طرح ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور کوئی ان کی پیش نہیں جاتی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ شاید لاعلمی میں پھیل رہی ہے لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ جماعت پر کیا اعتراض ہو رہے ہیں حالانکہ بعض جگہ خصوصیت سے "رابطہ عالم اسلامی" کے بھیجے ہوئے مبلغین ان کا بھیجا ہوا پیسہ اور ان کے لائے ہوئے وعدے' یہ سارے جماعت کی مخالفت میں پورے زور سے کام کر رہے ہیں اور خدا کے فضل سے ہمارے مقامی (مربی) اور معلمین مل کر ان کا جواب دیتے ہیں اور لوگ ان کی لالچوں کو بھی رد کر دیتے ہیں اور ان کے جھوٹے دلائل کو بھی رد کر دیتے ہیں۔ پس جو احمدی ہو رہا ہے دشمن سے علی الرغم ہو رہا ہے سب باتیں جان کر پہچان کر ہو رہا ہے۔ مجھ سے اس موقعہ پر بھی ایک چیف صاحب نے کہا کہ ہمیں لالچیں دی گئیں اور کہا کہ اتنی بڑی مسجد بنا کر دیں گے اتنا بڑا مدرسہ بنا کر دیں گے ہم یہ کریں گے ہم وہ کریں گے میں نے کہا میں آپ کی لالچوں کو پاؤں کی ٹھوکر پر بھی نہیں رکھتا۔ مجھے خدا نے روشنی دی ہے نور عطا کیا ہے میں اور میری قوم ثابت قدم رہیں گے' چنانچہ ان کو دھتکار کر وہاں سے نکال دیا تو یہ معلمین بھی خدا کے فضل سے اس معاملے میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور ہمارے پاکستان سے آئے ہوئے قربانی کرنے والوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

موسیٰ چام (Mr Moussa cham) ہیں جنہوں نے غالباً گنی بساؤ میں بہت اچھا کام کیا ہے اسمٰعیل ترارے (Ismail Traore) ہیں اسی طرح سعیدو مان (Saidou S Manneh) ہیں اور صالح جابی (Sally Jabbie) ہیں اور ثناء چام (Sana Cham) ہیں پھر آئیوری کوسٹ سے مکرم (Couli.Bali Boulassi) ہیں یہ وہاں کے امیر ہیں اور عبدالرشید انور نائب امیر ہیں۔ آدم معاذ کولی مالی (Adam Mohz Coli Baly) (-) آدم معاذ یہ مالی کے رہنے والے ہیں وہاں سے یہ وقف کر کے آئے تھے آئیوری کوسٹ سے تعلیم حاصل کی اور اب آئیوری کوسٹ میں جو (دعوت الی اللہ) کا نیا دور چلا ہے اس میں سب سے زیادہ نمایاں کردار ادا کرنے والے ہیں (جیسا کہ اللہ نے چاہا) چشم بد دور۔ پھر تومے طاہر Tome Tahir Ahmad ہیں اور نمائندہ وزیر دفاع Konan Emile Dje ہیں اور Ibrahim Fanny جو نمائندہ وزیر داخلہ ہیں (ان کے نام ویسے معززین کے طور پر لکھ دیئے گئے ہیں میں صرف ان (مربیان) کا ذکر کرنا چاہتا تھا جنہوں نے دعوت میں کوشش کی ہے)

بورکینا فاسو سے محمد ادریس شاہد ہمارے امیر ہیں ابراہیم سانفو (IBrahim Sanfo) ان کے ساتھ بہت بڑی خدمت کرنے والے اسحاق تراورے (Issaq Traore) ہیں محمد سابایانبا (MoHammad SaByanba) ہیں۔

یہ چند نام ہیں جو جلدی میں تیار کر کے مجھے دیئے گئے ہیں مگر خدمت کرنے والوں کی فہرست بہت وسیع ہے۔ کیونکہ سارے افریقہ پر پھیلے ہوئے خدام دین ہیں جنہوں نے حقیقت میں اپنی کوششوں کو درجہ کمال تک پہنچایا ہے اور دعاؤں نے ان کوششوں کو بار آور فرمایا ہے کیونکہ ان کی ساری عاجزی اور دعاؤں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر رحمتوں کی بارشیں برسائیں اور بہت اچھے اچھے پھل ملے۔ پس یہ جو عالمی توحید کا عجیب منظر آپ نے دیکھا اس میں یہ سب خدام ہیں اور وہ بھی جن کے نام نہیں لئے جاسکے۔ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

توحید کے اقرار کا درجۂ کمال حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو "توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو" فرمایا ہے اس خاص رنگ کا نمونہ سب سے اعلیٰ اور افضل اور درجہ کمال کو پہنچا ہوا حضرت اقدس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ احادیث میں آپ کے سامنے پہلے پیش کر چکا ہوں۔ ایک حدیث اور رکھتا ہوں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اللہ کا ذکر فرماتے تھے تو اس سے ایسی عظیم قوت پیدا ہوتی تھی کہ سننے والا لازماً یقین کرتا تھا کہ یہ ایسا ذکر کرنے والا ہے جس کا خدا کی ذات سے ایک تعلق ہے اس کی بات میں غیر معمولی طاقت ہے اس کا ایک نمونہ مسلم کتاب الجمعہ کی ایک حدیث میں ہے حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ازدشنوءۃ کا ایک آدمی جس کا نام ضماد تھا مکے آیا وہ دم درود جھاڑ پھونک سے کام لیتا تھا اس کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ بتایا گیا کہ آپ کو دیوانگی کا دورہ پڑ گیا ہے۔ یعنی نعوذ باللہ آپ دیوانہ ہو گئے ہیں اور چونکہ یہ دم درود کرتا تھا جھاڑ پھونک سے کام لیتا تھا اور اس کے دل میں ویسے سچی ہمدردی انسانیت کا جذبہ پایا جاتا تھا اس لئے کوشش کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ میں دیوانگی کی اس بیماری کا دم کرتا ہوں امید ہے اللہ تعالیٰ میرے دم کی وجہ سے آپ کو شفا دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضماد کے سامنے یہ کلمات بیان فرمائے۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلاۃ والخطبہ)

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے سو ہم اسی کی حمد کرتے ہیں ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ ٹھہرائے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ اور رسول ہے۔ اس کے بعد آپ کچھ فرمانے لگے تو ضماد نے کہا ذرا یہی کلمات دھرایئے' دوبارہ فرمائیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی کلمات تین دفعہ دھرائے اس پر ضماد نے کہا میں نے بڑے بڑے کاہنوں اور جادوگروں کا کلام سنا ہے شعراء کو بھی سنا ہے لیکن ایسا پرتاثیر کلام میں نے کبھی کسی سے نہیں سنا جیسا آپؐ سے سنا ہے۔ یہ تو سمندر کی گہرائی تک اتر جانے والا کلام ہے۔ ہاتھ بڑھایا اور کہا میری بیعت لیجئے چنانچہ وہ اسی وقت آپؐ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے مسلمان ہوا۔

توحید کے اعلان کی شان یہ کلمات تو روز مرہ آپ سنتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہنے والا کون ہے اور پڑھنے والا کون ہے۔ کلمات اپنی ذات میں زندہ بھی ہو سکتے ہیں اور مردہ بھی ہو سکتے ہیں یہ تو برتن ہیں 'ان برتنوں کو کس چیز سے بھرا گیا ہے پس ویسے ہی کلمات وہی کلمات ایک ایسا شخص جو دل سے ان کے مضامین میں ڈوبا ہوا ہو پڑھے تو اس کا کچھ اور اثر ہوتا ہے اگر کوئی سرسری طور پر ظاہری زبان سے پڑھتا ہے تو اس کا کوئی اور اثر ہوتا ہے۔ کلام پڑھنے والے' خواہ نثر پڑھتے ہوں یا نظم پڑھتے ہوں ان کی طاقت کا راز ان کے دل کی سچائی میں ہے۔ اگر وہ جان ڈال کر ایک کلام کو پڑھتے ہیں اور اپنے وجود پر اس کا مضمون طاری کر کے پڑھتے ہیں تو اس سے غیر معمولی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس توحید کا اعلان اس شان کے ساتھ کریں جس شان سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو توحید کے اعلانات کر کے دکھائے اور یہی بظاہر سادہ سے کلمات ہیں جن میں عظیم طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور ہو جائے گی۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے متعلق ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے گویا آپؐ کا یہ دستور تھا' یہ دعا آپ کو پسند تھی۔

اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں تجھ پر توکل کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہی سے بچا تو زندہ ہے تیرے سوا کسی کو بقا نہیں جن وانس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔

جس توحید کا میں نے ذکر کیا تھا وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق پر منتج ہوئی ہے وہ ایسا عظیم الشان عجز پیدا کرتی ہے کہ جتنا زیادہ توحید کا مقام بلند ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ موحد عجز کے سمندر میں ڈوبتا چلا جاتا ہے یا عجز کی زمین پہ خاک بن کے بچھ جاتا ہے یہ دیکھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میں بار بار اس کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ کس طرح توحید نے آپؐ کو خدا کا سب سے عاجز بندہ بنا دیا ہے یہ جو ہم کہتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں میں سب سے ارفع ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپؐ سب سے زیادہ عاجز تھے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے ایک موقعہ پر فرمایا (-----) یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گویا آپؐ کو فرمایا ہے کہ جب میرا کوئی بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے تو میں اس کا ساتویں آسمان تک رفع کرتا ہوں۔ اس حدیث کا معنٰے یہ ہے کہ عاجزی کی حد اس کے رفع کی حد مقرر کرتی ہے جتنا جھکتا ہے اتنا ہی بلند تر آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ بسلسلہ کے الفاظ نے اس مضمون کو اور کھول دیا۔ زنجیر کڑیوں سے بنی ہوتی ہے پس جس کڑی تک کوئی انسان خدا کے حضور جھکتا ہے اسی حد تک اس کی رفعتوں کی بلند کڑیوں تک اس کا مقام پہنچایا جاتا ہے۔ اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام بنی نوع انسان کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر آسمانی رفعتوں کی تمنا رکھتے ہو اور ساتویں آسمان تک جانے کی بھی امیدیں ہیں تو اللہ فرماتا ہے عجز اختیار کرو۔ عاجزی کے نتیجے میں تمہیں یہ رفعتیں ملیں گی یہ نصیحت تمام بنی نوع انسان کو ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجز کے مقام میں چونکہ سب سے بڑھ گئے تھے اس لئے معراج میں آپ کا مقام سات آسمانوں سے اوپر دکھایا گیا۔ پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ آپؐ سب سے زیادہ عاجز بندے تھے اس میں ایک ادنیٰ بھی شک نہیں کیونکہ قرآن اور سنت سے سو فیصد یہ بات ثابت ہے کہ آپؐ کا عجز کا مقام تمام بنی نوع انسان میں سب سے بڑھ کر تھا ورنہ آپؐ کی رفعتوں کا مقام انسانی تصور کی حدوں سے باہر نہ ہوتا۔ اور یہ باتیں کسی بڑے بڑے اعلانات میں آپ کو دکھائی نہ دیں گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روزمرہ دعاؤں سے یہ عجز اس طرح ٹپکتا ہے جیسے بچے کے لئے ماں کی چھاتی سے دودھ برستا ہے اس طرح بنی نوع انسان کے لئے آپ کی محبت اور عجز کا دودھ ٹپکنے لگتا ہے۔ عرض کرتے ہیں اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ اور فرمانبرداری کو پہلے رکھا ہے اور ایمان کو بعد میں حالانکہ بظاہر انسان یہ توقع رکھتا ہے کہ پہلے ایمان آئے گا پھر فرمانبرداری ہو گی لیکن ایک مومن جب فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کا ایمان بڑھتا ہے اور پھر فرمانبرداری کی کوکھ سے ایمان پیدا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اول ایمان لانے والے ہیں اس لئے جب آپ ترتیب بدلتے ہیں تو اس میں گہری حکمت ہوتی ہے میں اس سے یہ مضمون سمجھتا ہوں کہ اے اللہ میں جب تیری فرمانبرداری کرتا ہوں تو میرا ایمان تجھ پر بڑھتا چلا جاتا ہے کیونکہ ہر فرمانبرداری کے نتیجے میں غیر معمولی برکتوں کے پھل ملتے ہیں تیری رضا حاصل ہوتی ہے اور یہاں ایمان سے مراد وہ ہے جو تجربے کا ایمان ہے جس طرح ماں باپ بار بار یہ احسان کرتے ہیں تو بچے کا ماں باپ پر ایمان اور رنگ میں بڑھتا چلا جاتا ہے تو عرض کیا کہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں تجھ پر ایمان لاتا ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں۔

عجز کا انتہائی مقام یہ بھی اسی کے ساتھ تعلق رکھنے والا مضمون ہے کہ جب بار بار فرمانبرداری کے نتیجے میں خدا تعالیٰ رحمتیں لے کر نازل ہوتا ہے تو توکل بڑھتا ہے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ بے سہارا چھوڑنے والی ذات نہیں ہے۔ تیری طرف جھکتا ہوں۔ توکل کے بعد جھکنا ضروری ہے۔ یاد رکھیں توکل سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا ہے اس لئے خدا آپی کرے گا۔ توکل کے ساتھ ایک عاجزی پیدا ہوتی ہے توکل کر کے انسان کا عجز اختیار کرنا ایک لازمی حصہ ہے جس کے نتیجے میں توکل کو تقویت ملتی ہے پھر عرض کیا: تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ مقابلہ تو کرتا ہوں لیکن میں اپنی ذات میں کچھ بھی نہیں پس تیری مدد سے ضرور غالب آؤنگا۔ اے میرے اللہ میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ سب پناہوں سے بڑی اللہ کی عزت کی پناہ ہے۔ کیونکہ خدا کو اپنی عزت کی سب سے زیادہ غیرت ہے۔ جو شخص خدا کی عزت کی پناہ میں آجائے کوئی دنیا کی طاقت اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی کیونکہ اگر اس پر کوئی طاقت حملہ کرے گی تو اللہ کی عزت پر حملہ کرے گی اور سب سے زیادہ خدا اپنی عزت کے لئے غیور ہے۔ کوئی عام انسان یہ دعا سوچ ہی نہیں سکتا۔ جتنا مرضی اپنے دماغ کو لڑا کے دیکھ لیں جس کو گہرا عرفان الٰہی نصیب نہ ہو اس کے ذہن میں یہ دعا آہی نہیں سکتی ورنہ کہیں گے میں تیرے جبروت کی پناہ میں آتا ہوں ایسی دعائیں بھی ملتی ہیں تیری قدرت کی پناہ میں آتا ہوں' تیری جبروت کی پناہ میں آتا ہوں۔ لیکن عرض کیا میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ عزت کی پناہ چاہنے میں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کے لئے عزت کی جو غیرت تھی وہ بھی جھلک رہی ہے یہ ذہن میں خیال ہی تب پیدا ہو سکتا ہے کہ انسان کے نزدیک خدا کی عزت کو بہت ہی بڑا مرتبہ اور مقام حاصل ہو۔ جو ان سوچوں میں سے گذرا ہو جو ان جذباتی کیفیات میں سے گذرا ہو' اس کے وجود پر خدا کی عزت حاوی ہو چکی ہو وہ جانتا ہو کہ یہ انسان کو اپنی ذات میں ہر طرف سے لپیٹ لیتی ہے یہ کلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر جو خدا کی عزت کا مقام تھا اس کو بھی ظاہر کرتا ہے پھر آخر پر عرض کیا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہی سے بچا کیسا عظیم عجز کا مقام ہے عرفان اپنے آخری حدوں تک پہنچ گیا تمام مراتب نصیب ہو گئے۔ فرمانبرداری نے نئے ایمان کو جنم دیا ایمان سے توکل پیدا ہوا عزت کی پناہ میں آ گئے اور عرض کر رہے ہیں تو مجھے گمراہی سے بچا جب تک سانس میں سانس ہے اس وقت تک ہدایت خدا ہی کے ہاتھ میں ہے یہ انتہائی عجز کا مقام ہے جس کے بعد کسی کے ذہن میں اپنی نیکی کا جھوٹا تصور رہ ہی نہیں سکتا۔ بڑے بڑے متقی کہلانے والے دنیا میں آئے لیکن اگر انہوں نے خدا کی شان میں ذرا سی بھی کوئی ایسی حرکت کی جس سے خدا کی عزت پر حرف آیا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیتا ہے۔ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ خدا بعضوں کو فرمائے گا جا تو اور تیری نیکیاں جاؤ جہنم میں مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مجھے گمراہی سے بچا۔ یہ ہمیں مقام عجز سکھا رہا ہے عجز ہوتا کیا ہے؟ یہ ہمیں ہر قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی نیکی کے تکبر سے کلیتہ" آزاد کرتا ہے۔ تو زندہ ہے تیرے سوا کسی کو بقا نہیں۔ یعنی اپنی زندگی کو بھی دراصل کلیتہ "کالعدم قرار دے دیا ہے تو زندہ ہے سے مراد ہے تو زندہ ہے ہم کہاں زندہ ہیں کوئی اور کہاں زندہ ہے تیری زندگی سے سب کی زندگی ہے تیرے سوا کسی کو بقا نہیں جن و انس سب کے لئے فنا مقدر ہے پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعاؤں میں آپ کے پاک و صاف سادہ کلام میں غوطے مار کے دیکھیں تو تب آپ کو معلوم ہو گا کہ عرفان ہوتا کیا ہے؟ ورنہ تیراک ہوتے ہیں سطح پر تیرتے ہوئے گذر جاتے ہیں وہ بھی لطف اٹھاتے ہیں لیکن جو گہرے سمندر ہوں ان میں غوطہ زنی سے جو موتی ہاتھ آتے ہیں ان کی مثال 'تیرنے والے کو جو لطف آتا تھا ان کے ساتھ کوئی مشابہت نہیں' زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خدا کی وحدت کی ایسی غیرت تھی کہ کسی شخص سے ویسے ہی آپ کی عزت کا ویسا کلمہ نکل گیا جس سے آپ کو خطرہ پیدا ہوا کہ اس میں شرک کی بو آتی ہے تو آپ نے فوراً بڑی سختی سے اس کو منع کر دیا۔ ایک صحابیؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے عرض کیا (-----) جو اللہ چاہے گا اور جو آپ چاہیں گے وہی ہو گا اس پر آپ نے فرمایا (-----) کیا تو نے مجھے خدا کا شریک بنا لیا ہے یوں کہو (-----) وہی ہو گا جو صرف اللہ چاہے گا اور کسی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔

دعا کے لئے کبھی فرمانے کا لفظ استعمال نہ کریں بعض دفعہ لوگ مجھے ایسے کلمات لکھ دیتے ہیں میرا دل دہل جاتا ہے میں جانتا ہوں کہ لاعلمی میں لکھتے ہیں لیکن اس شخص نے بھی تو لاعلمی سے کہا تھا۔ اسی طرح دعا کے متعلق جب کہیں دعا فرماؤ۔ یوں لگتا ہے میری جان نکل گئی ہے میں کہتا ہوں خدا کا خوف کرو۔ خدا کو کوئی فرما سکتا ہے؟ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جیسا عشق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تھا اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی لیکن میں نے بڑے غور سے جہاں تک آپ کی تحریرات کا مطالعہ کیا ہے کہیں آپ نے یہ نہیں لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ ذکر ملتا ہے اس کی عاجزانہ دعائیں ہی تھیں جس نے یہ کام کیا ہے پس دعا خدا سے کی جاتی ہے اور خدا کے مقابل پر کوئی نہیں ہے جو فرما سکے۔ دعا کے ساتھ عجز کا مضمون ہے پس چاہے آپ اپنے دماغ میں کسی کو کتنا بڑا سمجھیں اس کو یہ کبھی نہ کہا کریں دعا فرمائیں۔ خدا کے حضور عرض کریں یہی اس شخص کی عزت ہے جس کو آپ مخاطب کرتے ہیں۔ اگر سچی عزت چاہتے ہیں تو اس کی عاجزی کے حوالے سے دعا کی درخواست کیا کریں اور اسی طرح جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ ہی چاہتا ہے اور کوئی کچھ نہیں ہوتا۔ یہ بھی نہیں کہنا چاہئے کہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے یہ ہوا۔ کیا پتہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح فرما دیا۔ آدمی یہ کہہ سکتا ہے شکریہ (اللہ آپ کو جزا دے) آپ نے دعائیں کیں اور اللہ نے اپنا فضل فرمایا یہی توحید خالص ہے جس کی ہمیں ہمیشہ حفاظت کرنی چاہئے۔

بعض دفعہ ایک شخص کے سامنے آکر لوگ مرعوب ہو کر ڈر جاتے ہیں کانپنے لگتے ہیں اور کئی مخلصین سادہ لوح ایسے آتے ہیں' میرے پاس بھی آتے ہیں جو مرعوب ہو جاتے ہیں ان کو میں بڑے پیار سے گلے لگاتا ہوں دل بڑھاتا ہوں تھوڑی دیر میں وہ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں پھر جا کر لکھتے ہیں ہم تو سمجھے تھے پتہ نہیں کوئی بات ہو گی بھی کہ نہیں آپ تو عام آدمی ہی ہیں۔ انسانوں کی طرح ہی ہیں۔ ان کو کیا پتہ کہ شاید میں عام انسانوں سے بھی گرا ہوا ہونگا۔ لیکن اللہ کا احسان ہی ہے جس نے اپنے ایک منصب پر کھڑا کیا' اس منصب کی غیرت رکھتا ہے اس لئے پردے ڈھانپے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ آپؐ کے رعب سے تھر تھر کانپ رہا تھا' اس کے کندھے اس خوف سے کہ میں کس کے حضور حاضر ہو گیا ہوں بڑے جوش کے ساتھ ہل رہے تھے۔ آپؐ نے اس کو فرمایا کہ مجھ سے مت ڈرو میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی کیسا پیارا کلام ہے مجھ سے نہ ڈرو میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ جو بھی آپؐ کے حضور پہنچتا تھا دیکھتے دیکھتے آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے دل تک اتر آتے تھے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک پہنچنا ناممکن تھا' ناممکن ہے' ناممکن رہے گا۔ اللہ بھی تو آپؐ پر اترا تھا۔ ایک حد تک انسان' ایک بلند انسان تک جا سکتا ہے اس کے بعد دوسرے کو اترنا پڑتا ہے۔ پس حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دیکھیں کیسی عارفانہ بات فرمائی جب فرمایا معراج تو قلب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہوا تھا۔ یہ وہ عرش الٰہی تھا جس پر خدا اترا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ ورنہ انسان کو کیا طاقت کہ وہ اڑانیں کر سکے' یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب خدا ہر جگہ ہے تو جس دل پر وہ اتر آئے' جس دل کو وہ اپنی تجلی کی آماجگاہ بنا لے وہی عرش ہے اور جہاں سب سے زیادہ شان سے وہ اترے وہ سب سے بلند تر عرش ہے۔ معراج کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قلب مطہر پر خدا اس شان سے جلوہ گر ہوا ہے کہ تمام بنی نوع انسان میں سے نہ کبھی پہلے کسی کو توفیق ملی نہ آئندہ کسی کو مل سکتی ہے۔

پس عرش پر خدا کا اترنا یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے رنگ میں ایک عجز کا اظہار فرماتا ہے یہ اور طرح کا عجز ہے لیکن اگر بندوں پر نہ جھکے تو بندوں کی کیا مجال کہ خدا سے تعلق رکھ سکیں پس توحید خالص کے مضمون کو سمجھیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت میں اس مضمون کا مطالعہ کریں۔ باقی کچھ حصہ میں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبہ میں بیان کرونگا اور اس کے بعد پھر مضمون کا دوسرا حصہ شروع ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذات کا عرفان عطا کرے کیونکہ عرفان کے نتیجہ میں عجز پیدا ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں۔ جتنا عرفان بڑھتا ہے اتنا ہی عجز بڑھتا ہے اور جتنا عجز بڑھتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے دل کو اپنے جلووں کی آماجگاہ بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔

مستحق ذہین طلبہ کے لئے "شعبہ امداد طلبہ" میں

اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات - ——— نون سین

سائنس/چوٹی کانفرنس

Science & Pakistan

THERE have been several editorials in your esteemed daily about the urgent need of development of science and technology in our country. In addition many patriotic and well meaning people have sent letters to papers, urging our government to design a sound policy for scientific endeavour. Mr Masud A. Bhatti's letter on "Science Summit" (*Dawn* Dec 5) is the latest on this subject.

When American Commodore Perry bombarded Yokohama bay by his naval flotilla in 1854, the Japanese soldiers were found armed with bows and arrows!! The Emperor learnt the lesson quickly and sent thousands of young people to the USA to study there and return to serve Japan. They made an honest, devoted and selfless effort to make Japan strong to wipe away the shame of Perry's bombardment. Within fifty years the Japanese had sunk Czarist Russia's Pacific fleet in a ferocious naval battle and captured Port Arthur in the year 1902!

If the Muslim world continues to hold science in contempt, as at present, and continues to pursue a life of luxury and ease, we would continue to lie prostrate while the miniscule Zionists, beastly Serbs and of all the people Ahimsa shouting Indians will continue to play havoc with the life and honour of Muslim men and women.

We need a lot of science and technology, not only for defence but also for food, health, housing and environment. Above all we need research in family welfare.

It would be wise to let the Third World Academy hold their summit in Pakistan. This would have a good impact on our young people. It would also give our scientists a chance to meet our much ostracised Nobel Laureate, Dr Abdus Salam to lay the foundations of a viable science policy and to accelerate research in important disciplines of knowledge.

S. MUMTAZ AHMAD
Brig (Rtd),
Karachi

DAWN SATURDAY, DECEMBER 18, 1993

انگریزی روزنامہ ڈان کی ۱۸۔ دسمبر ۹۳ء کی اشاعت میں خطوط کے کالم میں بریگیڈیئر ریٹائرڈ ایس ممتاز احمد (کراچی) کہتے ہیں۔ آپ نے اپنے موقر روزنامے میں متعدد اداریئے اس موضوع پر شائع کئے ہیں کہ ہمارے ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کی فوری ضرورت ہے ان اداریوں کے علاوہ متعدد محبان وطن اور خاصے اچھے لوگوں نے آپ کو کئی خطوط بھی اس سلسلے میں بھیجے ہیں جن میں حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ سائنس کے فروغ کے لئے کوئی بہتر پالیسی ترتیب دے۔ ان خطوط میں سے حال ہی میں شائع ہونے والا ایک خط مسٹر مسعود اے بھٹی کا سائنس چوٹی کانفرنس (ڈان ۸۔ دسمبر) بھی ہے جو حال ہی میں شائع ہوا ہے جب ۱۸۵۴ء میں امریکی کموڈور پیری نے یوکوہاما پر بم برسائے تھے اور یہ اس کے بحری فلوٹیلا نے کیا تھا جاپانی فوجیوں کے پاس اس وقت جو اسلحہ موجود تھا وہ صرف تیر اور کمانیں تھیں۔ شہنشاہ جاپان نے اسے اپنے لئے ایک سبق سمجھا اور فوری طور پر ہزاروں نوجوانوں کو مزید تعلیم کے لئے امریکہ بھجوا دیا۔ اور انہوں نے واپس آکر جاپان کی خدمت کی۔ ان نوجوانوں نے ایک نہایت دیانت دارانہ دل کی لگن کے ساتھ کوشش کی کہ جاپان کو مضبوط بنا دیا جائے تاکہ پیری کی بمباری سے جو شرمندگی اٹھانا پڑی تھی اسے دور کیا جائے۔ صرف پچاس سال کے عرصے میں جاپانیوں نے زار کے روس کا جو بیڑا پیسیفک میں تھا اسے ایک بہت شدید بحری جنگ میں ڈبو دیا اور آرتھر کی بندگاہ ۱۹۰۲ء میں اپنے قبضہ میں لے لی۔ اگر اسلامی دنیا اسی طرح سائنس کو نفرت کی نظر سے دیکھتی رہی جیسا کہ وہ اب دیکھ رہی ہے اور عیش و عشرت کی زندگی میں مصروف رہی تو ہم اسی طرح چاروں شانے چت لیٹے رہیں گے۔ جب کہ ایک چھوٹا سا صیہونی علاقہ اور سربوں کی درندہ نما قوم اور تمام وہ لوگ جو بات تو آہنسا کی کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کی زندگی اور ان کی عزت کے ساتھ کھیلتے ہیں اور یہ لوگ ہندوستانی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں نہ صرف اس لئے کہ ہمیں دفاع کے لئے اس کی ضرورت ہے بلکہ خوراک صحت مکانات اور ماحول کے لئے بھی ہمیں اس چیز کی شدید ضرورت ہے سب سے زیادہ ہمیں خاندانی بہبود کے لئے اس سلسلے میں تحقیقات کی ضرورت ہے۔ یہ بات دانش مندانہ ہوگی کہ تھرڈ ورلڈ اکیڈمی کو پاکستان میں سائنس کی چوٹی کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس سے ہمارے نوجوانوں پر بہت اچھا اثر پڑے گا اور ہمارے سائنس دانوں کو موقع ملے گا کہ نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام جنہیں الگ رکھا جا رہا ہے ان سے ملاقات کریں اور انہیں یہاں ایک بہتر سائنس پالیسی کی بنیاد رکھنے کا موقعہ فراہم ہو۔ اور یہاں پر تحقیقات اور علم کے ڈسپلن کی اہمیت اجاگر ہو۔

ایک وقت میں تین کام

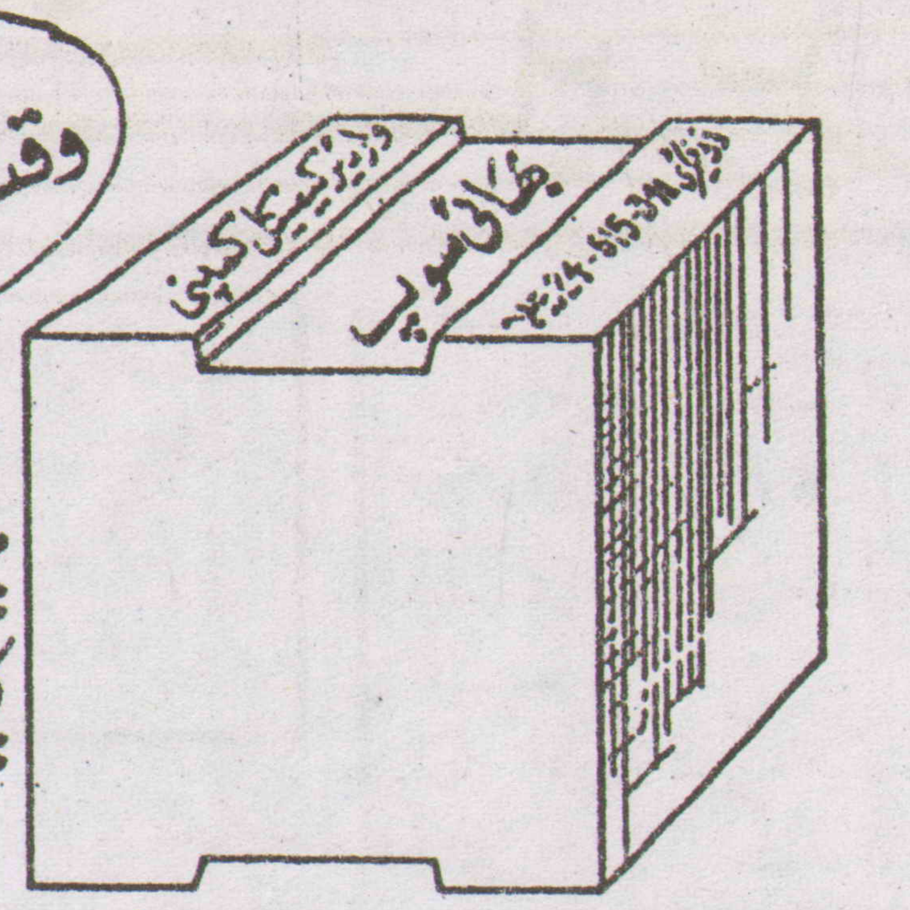

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR
WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۷۷۶۴ - ۶۱۷۷۶۴
فیکس نمبر ۰۴۵۲۴ / ۳۴۰ - ۶۱۵

۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان الحکیم ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ۔ اولاد نرینہ کی خواہش ۔ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ اٹھرا ۔ لیکوریا ۔ ایام کی بے قاعدگی ۔ بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر وغیرہ

برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون پی پی PP. 510564
نارووال مریکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد بس سٹینڈ اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
[illegible] بالمقابل مسجد [illegible] روڈ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سٹی آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۸- دسمبر- مطلع ابر آلود ہے سردی بڑھ گئی- ربوہ کا درجہ حرارت کم از کم ۷ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جو چین کے دورے پر ہیں کہا ہے کہ پاکستان چین کے خلاف مغربی دباؤ کا مقابلہ کرے گا انہوں نے کہا کہ ہم انسانی حقوق' تائیوان' ہانگ کانگ اور تبت کے مسائل پر چین پر بڑھتے ہوئے مغربی دباؤ کے خلاف چین کا ساتھ دیں گے- جواباً" چینی وزیر اعظم نے کہا کہ جہاں چین نے پاکستان کی مدد کی وہاں پاکستان نے بھی چین کا ہر مرحلے پر ساتھ دیا-

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کی امداد کی بحالی کے مختلف قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہے- انہوں نے کہا کہ دورۂ کابل کے دوران میں افغان لیڈروں میں مفاہمت کی کوشش کروں گا-

○ چین پاکستان کو دفاعی شعبے کے لئے آسان شرائط پر قرضے دے گا-

○ موٹروے کا معاملہ زیر بحث لائے بغیر قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے پر اپوزیشن نے زبردست احتجاج کیا- اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ حکومت ہر معاملے کو رول بیک کر کے پارلیمانی اصولوں کی دھجیاں بکھیر رہی ہے-

○ پاکستان اور امریکہ کی مشترکہ فوجی مشقیں سرحد کے پہاڑی علاقوں میں ہونگی- اس کے اخراجات امریکہ برداشت کرے گا- پاکستان نے پیشہ وارانہ تعاون کو بڑھانے کے لئے متعدد غیر ملکی وفود کو پاکستان آنے کی دعوت دے دی ہے-

○ سندھ اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن نے زبردست ہنگامہ کیا اور ہلڑ بازی ہوئی- ایم کیو ایم کے اراکین نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر پھینک دیں- انہوں نے وزیر اعلیٰ کے اخباری بیان پر پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنے کی کوشش کی- حکومت اور اپوزیشن کے متعدد اراکین شور کرنے لگے- وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر عبداللہ شاہ نے کہا کہ میں نے ہرگز ایم کیو ایم کے قیام کو ملک توڑنے کی سازش قرار نہیں دیا- اخبارات نے بے بنیاد خبر شائع کی ہے-

○ ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد نے کہا ہے کہ چین سے مزید ایٹمی پلانٹس حاصل کئے جائیں گے- چشمہ کا بجلی پیدا کرنے کا پلانٹ ۱۹۹۸ء میں کام شروع کر دے گا-

○ ملک بھر میں بجلی کی لوڈشیڈنگ سے لاکھوں صارفین پریشان ہو گئے- مختلف علاقوں میں بجلی کی بندش چھ گھنٹے سے بھی زائد مدت جاری رہی- دیہی علاقوں میں آٹھ آٹھ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ کی جارہی ہے- پینے کے پانی کی فراہمی میں کئی جگہ تعطل پیدا ہو گیا-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ییلو کیب سکیم میں فی گاڑی ۲ ہزار ڈالر کمائے گئے- بے پناہ بے ضابطگیاں کی گئیں-

○ ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین نے کہا ہے کہ پاکستان یورینیم کی افزودگی میں خود کفیل ہو گیا ہے- ہم اس وقت توانائی کے لئے ایٹمی پاور پلانٹ خود تیار کرنے کی پوزیشن میں ہیں-

○ نئی انتخابی فہرستوں میں ووٹر کے شناختی کارڈ کا نمبر بھی درج کیا جائے گا- الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ وہ حکومت کو نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری پر مجبور کریں گے-

ربوہ میں بجلی کی لوڈشیڈنگ (۵ گھنٹے)

رات 1 تا 2 بجے
صبح 7-30 تا 8-00
دوپہر 11-00 تا 1-00
شام 6-00 تا 6-30
رات 9-00 تا 10-00

احمد نگر (۶ ½ گھنٹے)

صبح 5-30 تا 6-00
صبح 8-00 تا 9-00
سہ پہر 2-00 تا 5-00
رات 8-00 تا 9-00
رات 10-00 تا 11-00

درخواست دعا

○ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن کا پوتا عزیز فراز احمد ابن مکرم منیر احمد صاحب رفیق چند روز سے بیمار ہے- سانس کی تکلیف ہے- بخار رہتا ہے- کمزوری قابل فکر ہے- ہسپتال میں داخل ہے- احباب کرام سے عزیز کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ مکرم ملک رب نواز صاحب کارکن امور عامہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں- احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

(ناظر امور عامہ)

دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ کا فون نمبر اب 212358 ہے-
مینیجر

ہر گھر میں ڈش اینٹینا پہنچانے کا عزم
۱۲ فٹ سوئی ڈش بہترین سٹینڈ کیساتھ ۶۰۰۰ روپے
۱۲ مکمل ڈش اینٹینا وزیر سیٹ کیساتھ ۱۴۰۰۰ روپے
۱۲ مکمل ڈش اینٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۱۰۰۰۰ روپے
۱۰ مکمل ڈش اینٹینا وزیر سیٹ کیساتھ ۱۱۰۰۰ روپے
۱۰ مکمل ڈش اینٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۸۰۰۰/- روپے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶

دِل کی امراض
دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے- ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دِل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں- اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں-
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں-
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل- ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $ 5 معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے-
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں-
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی- مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن-
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان
فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں • اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں • فی کس کے حساب سے بھی کھانا تیار کیا جاتا ہے- یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون: دوکان: ۲۱۱۵۸۴ گھر: ۴۰۸

We Welcome you all to the
NEW YEAR 1994
by offering a course of
Computer Hardware Design, Diagnostic and Troubleshooting
From 1st January
at the Institute of Computer Engineering
Tel: 7577244 Fax: 7585792
46-Ground Floor, Shama Plaza, Ferozepur Road, Lahore